اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

اپنے ہی ہتھیار سے اپنے مذہب کا خون

کلمۂ طیبہ کے خلاف نئے فتنے کی کہانی

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری

سلمان کو مشرک کہنا اور موقع ملنے پر ان کو قتل کرنا

مفتی ظہور احمد جلالی

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

دیوبندی اکابر کی تضاد بیانی کے ثبوت

از ــــــــ مولانا کاشف اقبال مدنی

تحقیق وما اهل به لغیر اللّٰہ

ابوالحسن محمد خرم رضا قادری ۔۔۔۔ لاہور

مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلانِ حق

کتابی سلسلہ
عقائد اہل سنت کا پاسبان
سہ ماہی
مجلہ
کلمۂ حق
لاہور
بفیضان نظر
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت
فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
مولانا الشاہ امام احمد رضا خان
مدیر اعلیٰ
محب الرضا
نائب مدیر
مولانا محمد یوسف رضوی
مجلس مشاورت
مولانا محمد حنیف قریشی
مولانا کاشف اقبال مدنی
مولانا غلام مرتضیٰ ساقی
مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی
مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
مولانا مفتی محمد جمیل رضوی
ڈاکٹر عمر فاروق
زر تعاون بذریعہ ڈاک
سالانہ
150/-
روپے
0313
4905969
ایڈریس
جامع مسجد مدینہ غوثیہ
لوئر اسلامیہ پارک اسلم خاں روڈ، لاہور

اداریہ

اللہ تعالیٰ نے تضاد سے کائنات کو حسن بخشا۔ روشنی و تاریکی، رات و دن، سردی و گرمی، انکار و اقرار اس کی مثالیں ہیں۔ ایسے ہی حق و باطل دو مخالف رجحانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حق کو فتح و کامرانی نصیب فرمائی اور باطل کے مقدر میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہ آیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا......... جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ...... "حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا...... (بنی اسرائیل:۸۱)......

موجودہ مادی و مشینی دور میں جبکہ لوگ دین اسلام جیسے خدا کے انعام کی ناقدری کے مجرم بن رہے ہیں وہاں دوسری طرف بعض کم نصیب محض اپنی ذہنی اختراع اور شیطان کے جال میں پھنس جانے کے سبب روح اسلام کے منافی من گھڑت تعبیرات کے ذریعے دینی طبقات کو گروہ بندی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ انہیں ذرا بھی خدا کا خوف نہیں رہا کہ محض ضد اور ہٹ دھرمی میں اپنے نفس کی خواہش پر بارگاہِ الوہیت اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کا ارتکاب کرتے چلے جاتے ہیں...... انا للہ وانا الیہ راجعون...... قرآن کی تحریف جیسے گھناؤنے جرم سے بھی باز نہیں آتے...... انبیاء و اولیاء کی بارگاہ کے آداب کو ملحوظ رکھنا بھی تو مقبولانِ بارگاہ کے خوش بخت محبین و مخلصین ہی کے نصیبے کو چار چاند لگاتا ہے۔

اس وقت ہم ایک خالص علمی و تحقیقی ایمان افروز اور باطل سوز تحریک کا آغاز کرنے جا رہے ہیں جو صرف اور صرف حق ہی کے علم کو سربلند رکھنے کے عزم بالجزم سے مستنیر ہے میرا مقصد یہ ہے کہ ہم ان شاء اللہ العزیز "کلمۂ حق" کے پلیٹ فارم سے کلمۂ حق ہی بلند کرتے رہیں گے کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے اور روزِ اوّل سے اہل حق کا شیوہ و طریقہ بھی۔ خداوند تعالیٰ کے حضور دُعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اپنے حبیبِ قریب ﷺ کی عظمت و ناموس کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کی توفیق بخشے اور فریقِ مخالف کو قبولِ حق کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔

محب الرضا

(مدیر اعلیٰ)

16 فروری 2010ء

آئینہ

(ادارہ کا کسی مضمون نگار سے مکمل اتفاق ضروری نہیں)

حمد و نعت نذرانہ

استادِ زمن حضرت حسن رضا خان حسنؔ بریلوی رحمہ اللہ۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا
لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا
غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
بندے پہ تیرے نفس لعیں ہو گیا محیط اللہ کر علاج مری حرص و آز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت اب مدینے کو چلو صبح دل آرا دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں آؤ جود شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی، طاعت جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

درس قرآن

نزول قرآن کا مقصد

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط

تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا o

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سنا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ (الفتح ۸ تا ۹)

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اُتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ

تین باتیں بتاتا ہے:

اول یہ کہ لوگ اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں۔

دوئم یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوئم کہ یہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لیے کہ بغیر ایمان تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کا فران لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے چکے مگر جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ ظاہری تعظیم ہوئی ،دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادت الٰہی میں گزرے، سب بے کار ومردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لاالہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلا قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا o وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا o

ترجمہ کنز الایمان:۔ انہوں کے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں (الفرقان ۲۳) ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔

عاملہ نا صبہ تصلی حامیۃ ترجمہ کنز الایمان:۔ کام کریں مشقت جھلیں جائیں بھڑکتی آگ میں (الغاشیہ ۴+۳) والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں؟...... کہو ہوئی اور ضرور ہوئی!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝

ترجمہ کنز الایمان:۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (توبہ ۲۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال چیز اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے، اللہ (عزوجل) اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

درس حدیث

مسلمان کو مشرک کہنا اور موقع ملنے پر ان کو قتل کرنا

مفتی ظہور احمد جلالی

اخبرنا احمد بن علی بن المثنی ، حدثنا محمد بن مرزوق، حدثنا محمد بن بکر، عن الصلت بن بھرام، حدثنا الحسن ، حدثنا جندب البجلی، فی ھذا المسجد: أن حذیفه حدثه قال: قال رسول الله ﷺ ان ما أتخوف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا رئیت بھجته علیه و کان ردئا للاسلام غیره الی ماشاء الله فانسلخ منه، ونبذه وراء ظھره، وسعی علی جاره بالسیف ، ورما بالشرک، قال: قلت یانبی الله أیھما أولی بالشرک المرمی أم الرامی؟ قال بل الرامی. (صحیح ابن حبان صفحہ 135 حدیث نمبر 81)

صاحب سر رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم حضرت حذیفہ بن ایمان رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دیگا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دیگا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کر دیگا (یعنی شرک کا فتویٰ لگائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۵ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

یہ سید جید ہے اور صلت بن بہرام ثقہ کوفی لوگوں میں سے ہے ارجاء کے سوا اس پر کسی قسم کی تہمت نہیں امام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسکو ثقہ قرار دیا ہے بازار میں دستیاب تفسیر ابن کثیر کے اردو ترجمہ میں دشمن حدیث بد باطن مترجم نے اس ایٹم بم مصطفوی شمشیر جید حدیث شریف کا ترجمہ کرنے میں بدترین خیانت کی ہے اللہ تعالیٰ ایسے حدیث کے دشمن کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

اپنے ہی ہتھیار سے اپنے مذہب کا خون

کلمۂ طیبہ کے خلاف ایک نئے فتنے کی کہانی

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علمائے دیوبند نے پچاس سال کے اندر اپنے فرقے کے لوگوں کا جو ایک ذہن بنا دیا ہے کہ جو چیز بھی اپنی موجودہ ہیئت کے ساتھ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں موجود نہ ہو وہ بدعت ہے، ناجائز اور حرام ہے۔ وہی ذہن اب امت مسلمہ کیلئے قیامت بنتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس گمراہ کن ذہنیت کے نتیجے میں جو لوگ اب تک میلاد و قیام اور عرس و فاتحہ کے خلاف برسرِ پیکار تھے۔ اب انہوں نے کلمہ طیبہ کے خلاف ایک محاذ کھولا ہے جہاں سے وہ اعلانیہ کلمۂ طیبہ کا انکار کر رہے ہیں۔

اس واقعہ کی عبرتناک تفصیل یہ ہے کہ قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے کلمہ طیبہ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں انہوں نے نہایت حسرت کے ساتھ اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ کچھ لوگ کلمہ طیبہ کے خلاف نیا فتنہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** موجود ہیئت و ترکیب کے ساتھ حضور کے زمانے میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے یہ بدعت ہے۔ قاری صاحب نے اپنے رسالے میں ان کی دلیل کے جو الفاظ نقل کیے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

''کلمہ طیبہ اس ہیئت ترکیبی کے ساتھ قرآن و حدیث میں کہیں بھی موجود نہیں ہے حتی کہ کسی صحابی کے قول سے بھی ثابت نہیں ہوا''۔

اس کے ساتھ ایک دلچسپ خبر یہ بھی ہے کہ رائج الوقت کلمہ طیبہ کا انکار انہوں نے کسی بغاوت کے

جذبے میں نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے قطعی دینی مفاد اور امت کی خیر خواہی کے جذبے کی نمائش کی گئی ہے۔ چنانچہ قاری طیب صاحب اپنے رسالے میں ان کے انکار کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کلمہ کے بارے میں امت کو کتاب وسنت کے معیار سے گرنے نہ دیا جائے اور جو چیز امت میں کتاب وسنت کے خلاف رواج پکڑ جائے اس کا برملا انکار کر کے امت کو پھر کتاب وسنت پر لے آیا جائے''۔ (کلمہ طیبہ ص ۴۴ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

غضب کی بات یہ ہوگئی کہ ظالموں نے یہ سوال قاری طیب صاحب سے ہی کیا ہے۔ حالانکہ بدعت کے سوال پر دونوں فریق کے سوچنے کا انداز بالکل ایک ہے۔ قاری طیب صاحب کا جواب اس لحاظ سے بڑا ہی دلچسپ ہے کہ جگہ جگہ انہیں اپنی جماعت کا ذہنی سانچہ توڑنے میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

کتنی ہی بار انہوں نے اپنے موروثی موقف سے انحراف کیا ہے اور نہایت بیدردی کے ساتھ اپنے بزرگوں کے مسلک کا خون کیا ہے، تب جا کر وہ ایک سوال کا جواب دے پائے ہیں پوری کتاب میں ان کی عبرتناک حیرانی اور اہل سنت کے استدلال کی طرف بار بار پلٹنے کا تماشہ قابل دید ہے۔

ان کی اس کتاب کے چند اقتباسات صرف اس لیے ذیل میں نقل کر رہا ہوں کہ واضح طور پر دیوبندی حضرات بھی یہ محسوس کرلیں کہ جو مسلک اجتماعی زندگی میں دو قدم بھی ساتھ نہیں دے سکتا اسے بے جان لاش کی طرح اٹھائے پھرنے سے کیا فائدہ؟

منکرین کلمہ نے اپنے استدلال میں کہا ہے کہ صیغہ شہادت کے بغیر جہاں بھی یہ کلمہ آیا ہے وہاں صرف لا الہ الا اللہ ہے محمد رسول اللہ مذکور نہیں ہے۔

لہٰذا ان دونوں کلموں کو ملا کر پڑھنا اور کلمہ واحد بنالینا بدعت اور ناجائز ہے۔ قاری طیب صاحب نے اس استدلال کا جو جواب دیا ہے وہ دیوبندی نسل کے لیے بڑا ہی عبرت انگیز ہے، فرماتے ہیں:

''مانا کہ روایات میں یہ جملہ ثانیہ مذکور نہیں لیکن اس کی نفی اور ممانعت بھی تو مذکور نہیں جس سے لا الہ

الا اللہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا ممنوع ثابت ہو"۔ (کلمہ طیبہ ص ۸۴ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

منکرین کے اس مطالبہ پر کہ رائج کلمہ طیبہ کے جواز کیلئے صحابہ کرام کا عمل دکھلایئے قاری صاحب کی حیرانی کا عالم قابل دید ہے۔ اپنے ہی رٹائے ہوئے سوال کا جب کوئی جواب نہیں بن پڑ سکا ہے تو جھنجھلاہٹ میں یہاں تک لکھ گئے ہیں۔

"اسکے جواز کا مدار کتاب وسنت اور اجماع پر ہے، نہ کہ فعل صحابہ کرام پر کہ یہ حجت مستقلہ ہی نہیں۔ اس لیے حجت کے سلسلے میں مستقلاً فعل صحابہ کا مطالبہ کیا جانا شرعی فن استدلال کو چیلنج کرنا ہے"۔ (کلمہ طیبہ ص ۱۱۳ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور) چلیے چھٹی ہوئی

؎ وہ شاخ ہی نہ رہی جس پر آشیانہ ہو۔

ہائے رے! ذہن وفکر کی گمراہی، ایک سوال سے پیچھا چھڑانے کیلئے چند در چند سوالات اپنے اوپر لاد لیے گئے۔

عرض کرتا ہوں!

حجت مستقلہ نہ سہی حجت تو ہے پھر اس کا مطالبہ شرعی فن استدلال کو چیلنج کرنا کیوں ہوا؟ جواب دیجئے!

اور یہ بھی ارشاد فرمایا جائے کہ میلاد و قیام اور عرس و فاتحہ کے جواب کے سلسلہ میں فعل صحابہ کا مطالبہ کر کے پچاس برس سے جو شرعی فن استدلال کو چیلنج کیا جا رہا ہے تو اس کا خون کس کی گردن پر ہوگا؟

اور لگے ہاتھوں یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ جماعت اسلامی والے بھی فعل صحابہ کو حجت مستقلہ نہیں مانتے اور آپ حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ دونوں میں وجہ فرق کیا ہے۔ ایک ہی بات کا انکار کر کے وہ کیوں کافر و گمراہ اور آپ مومن و حق پرست؟

اور زحمت نہ ہو تو اس سوال کا جواب بھی مرحمت فرمایا جائے کہ جواز کا مدار آپ نے کتاب وسنت اور اجماع پر رکھا ہے۔ فعل صحابہ کو حجت غیر مستقلہ قرار دے کر آپ نے مستثنیٰ کر دیا ہے تو کیا آپ کے نزدیک اجماع حجت مستقلہ ہے؟

لغزش وحیرانی کا سلسلہ اتنے پر ہی نہیں ختم ہو جاتا آگے چل کر ہتھیار ڈال دینے والی بات شروع ہوگئی ہے۔ اپنے مذہب فکر کی ذہنی شکست کا ایک کھلا ہوا اعتراف ملاحظہ فرمائیے! لکھتے ہیں

کلمہ طیبہ کی نفی کیلئے استدلال کی یہ شکل کسی حالت میں بھی منقول نہیں ہوسکتی کہ یا تو کلمہ طیبہ کا استعمال کسی ایک صحابی سے ہی دکھلا دیا جائے ورنہ اس کے استعمال کو ممنوع سمجھا جائے۔

معقول صورت استدلال کی اگر ہوسکتی ہے تو اثبات کی ہی ہوسکتی ہے جس میں مانعین کلمہ سے بطور دلیل نقض یہ کہا جائے گا کہ یا تو کلمہ طیبہ کی ممانعت کسی ایک ہی صحابی کے قول وفعل سے دکھا دی جائے ورنہ اسے جائز سمجھا جائے"۔ (کلمہ طیبہ ص ۱۱۲ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

صد حیف، آنکھ بھی کھلی تو اس وقت جب مسلمانوں کی مذہبی آسائش کا خرمن جل گیا یہی انداز فکر اب سے پہلے اپنا لیا ہوتا تو میلا دوقیام اور عرس فاتحہ کے مسائل پر ہمارے اور آپ کے درمیان نہ ختم ہونے والی پیکار (جنگ) کیوں شروع ہوتی۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ یا تو میلا دوقیام اور عرس و فاتحہ کی ممانعت کسی ایک ہی صحابی سے دکھلا دی جائے ورنہ ان امور کو جائز سمجھا جائے۔

اور ہمارا ابھی تو آپ سے بار بار یہی کہنا تھا کہ میلا دوقیام اور عرس وفاتحہ کے عدم جواز کیلئے استدلال کی یہ شکل کسی حالت میں بھی معقول نہیں ہوسکتی کہ یا تو ان امور پر عمل درآمد کسی ایک ہی صحابی سے دکھا دیا جائے ورنہ انہیں ممنوع سمجھا جائے۔ اب ماضی وحال کے آئینے میں اپنی جماعت کا کردار سامنے رکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ امت مسلمہ کے اندر مذہبی انتشار پھیلانے کا الزام کس کے سر ہے۔ وقت نہیں گیا ہے اب بھی اس الزام سے عہدہ برآ ہونے کی کوئی راہ تلاش کر لیجئے۔

بات اتنے ہی پر ختم نہیں ہوئی ہے آگے چل کر تو انہوں نے وہ بنیاد ہی کھود ڈالی ہے جس پر دیوبندی جماعت کا ایوان کھڑا ہے۔ جس بے دردی کے ساتھ انہوں نے اپنی جماعت کے انداز فکر کا قتل عام کیا ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

منکرین کلمہ کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بہت سے مباحات اصلیہ جو صحابہ کرام کے زمانے میں زیر عمل نہیں آئے۔ مگر اباحت اصلیہ کے تحت جائز ہیں یا بہت سے اجتہادی مسائل جو زمانہ صحابہ میں زیر عمل تو کیا زیر علم بھی نہیں آئے مگر

بعد میں کسی اصول شرعی سے مستنبط ہوئے تو وہ اس لیے ناجائز قرار نہیں پاسکتے کہ ان کے بارے

میں صحابہ کا عمل منقول نہیں ہے۔ پس ایسے مسائل پر جب بھی امت عمل پیرا ہوجائے اسے اس کا

حق ہے اور وہ عمل شرعی ہو کر ہی ادا ہوگا''۔ (کلمہ طیبہ ص ۱۱۰ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

حالات کی ستم ظریفی بھی کتنی عجیب وغریب ہوتی ہے کل تک میلاد و قیام اور عرس و فاتحہ کے جواز پر یہی دلائل ہم پیش کرتے تھے تو ہماری گفتگو سمجھ ہی میں نہیں آتی تھی لیکن آج اپنا معاملہ آن پڑا ہے تو اپنے مذہبی علم واستدلال کی پوری بساط ہی الٹ دی گئی۔

چلیے ہماری بات سہی اپنی ہی بات مان کر اب تو راہِ راست پر آجایئے اور میلاد و قیام اور عرس و فاتحہ کی مذمت سے توبہ کرلیجئے۔ اب تو صرف اس لیے ان امور کو ناجائز نہ کہیے کہ ان کے بارے میں صحابۂ کرام کا عمل منقول نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

مولانا کاشف اقبال مدنی

آج دیوبندی ردقادیانیت کے ٹھیکدار بنے ہوئے ہیں جو کہ صریح ان کی دھوکہ دہی ہے۔اس لیے کہ اکابر دیوبند نے قادیانیت نوازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔اب ہم اس کو دلائل سے ثابت کریں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ واہل بیت کی جو توہین کی ہے اس کی تاویل کرلو اور اس کو برا نہ کہو۔

اشرف تھانوی

سوال:اور ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت علی کے اوپر طعن وتشنیع بہت کی ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں نے تو اپنے عیسیٰؑ کو جو نبی تھے یا حضرت علی وحسینؓ کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے۔۔۔۔۔۔یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب:گومناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت ہے یہ لقد سمع اللہ قول الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔۔۔۔اگر کسی نے ایسا کہا ہے اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔(بوادرالنوادر ص ۴۴۳)

مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا سے (اشرف علی تھانوی سے) عرض کیا کہ بعض مسلمان بھی قادیانی کو کافر نہیں سمجھتے۔اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔فرمایا نہ سمجھنے کی دوصورتیں ہیں۔ایک تو یہ کہ وہ یہ کہیں کہ اُن کے یہ عقائد ہی نہیں۔جن کی بنیاد پر ان کو کافر کہا جاتا ہے۔اور ایک یہ کہ یہ عقائد ہیں مگر پھر بھی وہ کافر نہیں۔تو اب سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے۔مگر احکام قضا میں کافر ہے۔باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو۔(افاضات الیومیہ ج۹ص۲۹)

جو مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی بوجہ تاویل اس کو کافر نہ کہے اس میں کچھ حرج نہیں اور وہ کافر نہیں

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے۔ تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے۔

جواب: مرزا قادیانی کے عقائد و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ اب سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں سکتا۔ البتہ جسکو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کافر کہنا اس کا ضروری ہے۔ اُس کو اور اُس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو مسلمان نہ کہا جاوے۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔ باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔ (فتویٰ مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ا ص ۷۵)

تھانوی کو مرزا قادیانی کے کفر کی تحقیق نہ ہوئی تھی

اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

خاص مرزا (قادیانی) کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں۔ کہ کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے یا نہیں (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۳۸۶)

اگر دیوبندی اس کو اولیت پر محمول کریں تو فتویٰ پر تاریخ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ سے اتنا بہر حال ثابت ہے کہ مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ سب سے پہلے علماء اہل سنت نے دیا اور یہ دیوبندی اس کے اس وقت موافق و حامی تھے۔ پھر اس مذکور فتویٰ بالا کے دس سال بعد تھانوی کو کسی معتقد نے خط لکھا تو اس نے شکایت کی کہ اس وقت جناب کا اور حضرات دیوبند کا بہت اثر ہے۔ اگر حضرات کی خاص توجہ اس طرف ہوئی تو لوگوں پر (رد قادیانیت کے سلسلے میں) زیادہ اثر ہوتا۔ اور لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ واقعی یہ فتنہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ اس کے جواب میں تھانوی صاحب نے رد

قادیانیت کو فرض کفایہ کہہ کر جان چھڑائی۔(امداد الفتاوی ج ۲ ص ۷۸ طبع دیوبند)

قادیانیوں سے نکاح جائز ہے

سوال: مناکحت باہم ایسے مرد و عورت کی کہ ایک اُن میں سے سنی حنفی اور دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد اور متبع ہو۔ اور اُن کے جملہ دعاوی اور الہامات کی تصدیق کرتا ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر یہ دونوں یا ایک ان میں سے نابالغ ہو تو بولایت والدین جو ایسے ہی مختلف العقیدہ ہوں کیا حکم ہے۔ اُمید ہے کہ تشریح وبسط سے جواب مدلل مرحمت ہو۔(بینوا توجروا)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

الجواب: مرزا کے بعض اقوال حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی معتقد خاص اس قول کی خبر نہ رکھتا ہو اس لئے مرزا کا معتقد ہے اگر یہ مرزائی خواہ مرد ہو یا عورت بالخصوص اس قول کفری کا بھی معتقد ہو۔ تو اس کا نکاح مسلمان مرد یا عورت سے نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر یہ مرزائی بالغ ہے تو خود اس کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ اور اگر نابالغ ہے تو اس کے ماں باپ کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ یعنی اگر ماں باپ دونوں مرزائی ہونگے۔ تو اس نابالغ کو مرزائی قرار دیں گے۔ اور اگر ایک بھی غیر مرزائی ہے تو اسکو غیر مرزائی خاص کسی ایسے امر موجب کفر کا معتقد نہیں تو مبتدع ہے۔ اور سنی حنفی کا دیانت میں کفو نہیں۔ پس اگر یہ عورت ہے۔ تو مرد سنی حنفی کا نکاح اس سے درست نہیں ہے اور اگر یہ مرد ہے اور عورت سنیہ حنفیہ ہے تو اگر یہ عورت بالغ ہے اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا ہے تو نکاح ہو گیا اور اس طرح اگر نابالغ ہے۔ اور باپ دادا نے کر دیا تب بھی ہو گیا اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے کیا یا باپ دادا کچھ شفیق و خیر خواہ نہیں ہیں۔ تو سوال میں اسکی تصریح سے جواب دیا جائے گا۔(امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۔۲۲۱)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دینا

دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی لکھتے ہیں کہ ''جس روز قادیانی شہر لدھیانہ میں وارد ہوا تھا۔ راقم الحروف اعنی محمود مولوی عبداللہ صاحب مولوی اسماعیل صاحب نے براہین (احمدیہ) کو دیکھا۔ تو

اس میں کفریات کفریہ انبار در انبار پائے۔ اور لوگوں کو قبل از دو پہر اطلاع کر دی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ مصرعہ برکس نہند نام زندگی کافور اور گرد و نواح کے شہروں میں فتوے لکھ کر روانہ کئے گئے۔ کہ یہ شخص مرتد ہے اس کی کتاب کوئی شخص خرید نہ کرے۔ اس موقع پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا۔ (اکثر دیوبندی علماء مرزا قادیانی کی تکفیر کے حق میں نہ تھے)۔

بلکہ مولوی رشید صاحب احمد گنگوہی نے ہماری تحریر کی تردید میں ایک طومار لکھ کر ہمارے پاس روانہ کیا اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ اور ایک نقل اس کی مولوی شاہ دین مولوی عبدالقادر اور اپنے مریدوں چنانچہ شاہ دین نے برسر بازار روبرو مریدان منشی احمد جان و متبعان قادیانی یہ کہہ کر مولوی رشید احمد صاحب نے مولوی صاحبان کی تردید میں یہ تحریر ارسال فرمائی ہے۔ پھر اس کے اٹکل پچو معنی کر کے زور و شور کیساتھ سنایا؛ مولوی عبدالعزیز صاحب نے اس تحریر کی بروز جمعہ وعظ میں خوب دھجیاں اُڑائیں ایسے مرتد کو مرد صالح کیسے لکھ دیا۔ جناب باری میں دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بدشکل ہو کر لٹک پڑا۔ غیب سے آواز آئی۔ رشید احمد یہی ہے اس روز سے اکثر فتوے ان کے غلط مناقص ہے یکے بعد دیگرے حیز وجود آنے لگے۔" (یہ خواب مولوی عبداللہ صاحب کا ہے) (فتاویٰ قادریہ ص ۴-۳)

<u>رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنا۔</u>

قارئین کرام! مولوی رشید احمد گنگو نے تاحیات مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کی۔ حالانکہ گنگوہی کی زندگی میں ہی مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر کفریات بکے۔ گنگوہی صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کوئی کتاب بھی نہ لکھی۔ بلکہ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک فتویٰ بھی اس کے رد یا اس کی تکفیر پر موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ گنگوہی نے تذکرۃ الرشید میں فقط گمراہی کا لکھا ہے۔ مرزا قادیانی کو گنگوہی سے بڑی عقیدت تھی۔ اور گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی مرزا قادیانی بڑا اچھا کام کر رہا تھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں براہین (احمدیہ) لکھ رہے تھے۔ اور اُن کے فضل و کمال کا اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا۔ حالانکہ اس وقت ان (مرزا قادیانی) کو حضرت (بزعم خود) امام ربانی

(رشید احمد گنگوہی) سے عقیدت بھی تھی۔ اس طرف سے جانیوالوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت مولانا اچھی طرح ہیں؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے۔ راستہ کیسا ہے۔ غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا۔ اُس زمانہ میں حضرت امام ربانی (بزعم خود گنگوہی) نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا تھا۔ کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے۔ مگر پیر کی ضرورت ہے الخ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۸)

مولانا گنگوہی شروع میں نرم تھے مرزا (قادیانی) کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔ (مجالس حکیم الامت ص ۶۷۹)

اشرف علی تھانوی مرزا قادیانی کی دہلیز پر

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' میں مرزا قادیانی کی کتابوں کی عبارتیں کی عبارتیں اپنے نام سے شائع کی ہیں گویا تھانوی صاحب مرزا قادیانی کے فیض یافتہ ہیں یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ہی شائع ہوگئی تھی۔ معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے ان عبارتوں کے سرقہ کرنے سے جب دیوبندی حکیم الامت کی یہ حالت ہے۔ تو باقی عوام الناس وعلماء دیوبند کا کیا حال ہوگا۔ اس پر مزید تفصیلات جاننے کے شائقین ماہنامہ القول السدید میں شائع مضمون ''تھانوی قادیانی کی دہلیز پر'' کا مطالعہ فرمائیں ہم نے دیوبندیوں کی قادیانیت نوازی پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ کو جب قومی اسمبلی آف پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی گئی۔ تو دو دیوبندی علماء نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک مولوی غلام غوث ہزاروی اور دوسرے مولوی عبدالحکیم آف صوبہ سرحد۔

کوثر نیازی دیوبندی کے بقول احتشام الحق دیوبندی مرزائیوں کے نکاح پڑھواتے رہے۔ (ہفت روزہ شہاب لاہور ۳۰، اپریل ۱۹۷۰/۲۱ مئی ۱۹۷۰)

قارئین کرام اس سے بڑھ کر دیوبندی اکابر کی قادیانیت نوازی کا کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ یہ تو صرف ان لوگوں نے اپنے اکابر کی ان کرتوتوں کو خفیہ راز میں رکھنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کا ڈرامہ رچایا ہے۔ وگرنہ قادیانیت اور دیوبندیت کا بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال سرچشمہ ایک ہے (اقبال کے حضور ص ۲۶۱) مگر آج یہ لوگ اس فیلڈ کے ہیرو بنے پھرتے ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے

دیوبندی مذہب کے مفتی اعظم کفایت اللہ دہلوی کا ایک فتویٰ بمع سوال کے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔

جواب: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا۔ تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے (کفایت المفتی ج اص ۲۱۳ طبع کراچی)

دیوبندی علماء کا مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر دعائیں کروانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا۔ پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں۔ ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے۔ اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت (عبدالقادر رائے پوری) کے وطن کے قریب ہی بھیرہ ہے وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے۔ حکیم نور الدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور اُن کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ مرزا صاحب کے عند اللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچہ تھا۔ (حضرت عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ اجیب کل دعائک الافی شر کائک میں تمہاری تمام دعاؤں کو قبول کروں گا۔ سوا اُن دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں

حضرت (عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے۔ اس سے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لیے دعا کریں۔ وہاں (قادیان) سے مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا جواب ملا کر تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی۔ تم کبھی کبھی اس کی یاددہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا۔ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۶-۵۵ طبع کراچی)

<u>قادیانی امام کی اقتداء میں دیوبندی علماء کی نمازیں</u>

مولوی ابوالحسن ندوی نے مولوی عبدالقادر رائے پوری کے سفر قادیان میں لکھا ہے کہ حکیم (انور الدین قادیان) صاحب کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا میں دیکھتا تھا۔ کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد وہ بڑے درد سے لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظمین ۝ اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھنچتا تھا۔ مجھے خیال ہوا تھا۔ کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے۔ یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں مگر اس کیساتھ دل میں آتا تھا۔ کہ میں جس اللہ کے بندے کو دیکھ کر آیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس سفر میں مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ (عبدالقادر رائے پوری) فرماتے تھے کہ میں ان کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا۔ اور اپنی الگ بھی پڑھ لیتا تھا۔ (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۶۲)

قادیانیوں کو تکفیر سے بچانے کے لیے تاویلات

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

(حکیم الامت ص ۲۵۹)

دریا آبادی کے اس نظریہ کو ابوالحسن ندوی خطائے اجتہادی کا نام دیتے ہیں

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۹۶ء ص ۸۴)

عبدالماجد دریا آبادی نے قادیانیوں کی تکفیر سے انکار پر اپنے رسالہ میں مضامین بھی شائع کیے دیکھئے ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۲ اپریل، ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء۔ عبدالماجد دریا آبادی کے اس مضمون کا تذکرہ یوسف لدھیانوی کی کتاب آپکے مسائل کے ابتدائیے میں بھی موجود ہے۔

قادیانی امام کی اقتداء میں نماز

دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد اپنے سفر قادیان کا حال بیان کرتے ہیں کہ

عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم (قادیانی) کے پیچھے پڑھ کے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کے لیے تیار پایا۔ اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔ نماز کے بعد مرزا صاحب (قادیانی) باہر نکلے ۔۔۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے اور کہا کہ جب آپ آئے ہیں تو کم از کم چالیس دن تک ضرور رہیے۔ اس طرح آنے سے اور جلد چلے جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔۔۔۔۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔ (آزاد کی کہانی ص ۲۱۴-۲۱۳ طبع لاہور)

قادیانیوں کی سخت الفاظ میں تردید زیادتی ہے

دیوبندی مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک صاحب بڑے جوش سے بولے حضرت ان لوگوں (قادیانیوں) کا دین بھی کوئی دین ہے۔ نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو حضرت (تھانوی) نے معاً لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضروری نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔ (سچی باتیں ص ۲۱۳ طبع کراچی)

قادیانیوں کی اشاعت میں شرکت اہل اسلام کیساتھ دیو بندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد سے سوال ہوا کہ احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں۔

مولوی ابوالکلام آزاد اس کا جواب لکھتے ہیں کہ

اگر اشاعت اسلام کا کام ہر فرقہ اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر فرقہ اس میں شریک نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔اس طرح تمام اہل قبلہ متحدہ ہو جائیں گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت اور اخوت کے برگ و بار ہیں۔ (ہفت روزہ الہلال کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء ص ۶-۲۵)

عقیدہ حیات مسیح یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے

دیو بندیہ کے امام مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں کہ

جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے۔ یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمانی کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔ علی ابن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا۔ بغض اسلام تھا۔ یہ بات اُن لوگوں میں پھیلی جن میں ھو الذی ارسل رسوله بالهدی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے۔ جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعت سے بہت دور ہیں۔ جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ (تفسیر الہام الرحمٰن ص ۲۴۰)

دیو بندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد بھی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

دیو بندی شیخ احمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کو سچا نبی تسلیم کرنا

دیو بندی شیخ شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے عامر عثمانی نے دیو بندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کا قول نقل کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ ص ۲۱ بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۱۴۷)

ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی سے عقیدت اور اس کے جنازے میں شرکت

دیوبندی امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد کو مرزا قادیانی سے حد درجہ عقیدت و محبت تھی یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے پر اس نے تعزیتی شذرہ بھی لکھا۔ اور اس کے جنازے میں بٹالہ تک شرکت بھی کی۔ دیوبندی شورش کاشمیری نے عبدالمجید سالک کی کتاب یاران کہن اپنے ادارہ چٹان سے شائع کی ہے اس میں سالک صاحب لکھتے ہیں کہ انہیں (ابوالکلام آزاد کو) مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی۔ یاروں کا مجمع ایک دفعہ تو فیصلہ ہی کر چکا تھا۔ کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن اتفاقات زمانہ کی وجہ سے یہ فیصلہ عمل میں نہ آسکا۔ بہر حال مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار وکیل کی ادارت پر مامور تھے۔ اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا۔ تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے۔ اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (یاران کہن ص ۲-۹۴ طبع اول چٹان لاہور)

دیوبندی اکابر واصاغر کے اصرار کی وجہ سے شورش کاشمیری نے اس کے دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارت مذکورہ نکال دی۔ اسی اثنا میں ضلع رحیم یار خان کے ایک مشہور مصنف نے سالک صاحب سے اس مسئلے پر خط وکتابت کی جو ساری نوازش نامے کتاب مرتبہ سید انیس الحسن شاہ جیلانی کراچی سے شائع ہوگئی سالک صاحب اپنی وضاحت کرتے ہوئے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے وکفی باللہ شہیدا ○ مولانا ابوالکلام آزاد سے بارہا لوگوں نے استفتاء کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر قرار دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا صاحب کافر نہیں مؤول ضرور ہیں۔۔۔۔ میں نے جو کچھ دیکھا (آزاد کی مرزا کے جنازے میں

شرکت) وہ لکھ دیا ہے۔اس کے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں یہ باتیں محض آپ کے اطمینان کی غرض سے لکھ دی ہیں تاکہ آپ میرے موقف سے واقف ہو جائیں۔ (نوازش نامے ص ۶-۱۵ طبع کراچی)

دیوبندی اکابر کا اقرار حصول نبوت کے لئے تاریخی اقدامات کرنا

مولوی قاسم نانوتوی نے پہلے میدان صاف کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی کے معنی میں خاتم النبیین ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔ عقل مندوں کا نہیں (نعوذ باللہ) تحذیر الناس، دوسری جگہ بھی واضح طور پر لکھتے ہیں کہ ”خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اوراب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبیین ﷺ کی نہ تو تعریف (مدح) ہے اور نہ کوئی برائی۔“ (انور النجوم ترجمہ قاسم العلوم ص ۹-۷۸) پھر قاسم نانوتوی کے پوتے قاری طیب نے اپنے دادے کی تعلیم کو مزید واضح کیا کہ ”ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے...... ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔“ (خطبات حکیم الاسلام ج ۲ ج ۹۴ طبع ملتان) مزید لکھتے ہیں کہ ”حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔“ (آفتاب نبوت ص ۲)

اس پر عامر عثمانی دیوبندی کو تبصرہ کرنا پڑا۔ مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا۔مرزا صاحب ضبی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کے نہیں۔ (تجلی نقد ونظر نمبر ص ۷۸)

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا۔شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے۔زبان بند ہو جاتی ہے۔فرمایا کہ یہ ”ثقل وہ ثقل ہے۔جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت ہوتا تھا۔آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں...... اور فامض تحقیق ہے۔“ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۸۱)

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی

وہابی ایک ایسا فرقہ ہے جسکے مذہب کا کوئی اصول نہیں میں نے ان کی کتب کے مطالعے کے دوران انکے تضادات دیکھے جوکہ قارئین کے استفادہ کے لیے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں تاکہ آپکو بھی معلوم ہو کہ ان کی کسی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

1۔مجدد وھابیہ نواب صدیق حسن خان اپنی خودنوشت سوانح ابقاء المنن میں لکھتے ہیں۔ ''مذہب حنفی سب مذاہب سے زیادہ حدیث کے موافق ہے''۔ (ابقاء المنن ص 117 مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور) جبکہ اسکے برعکس مشہور وھابی عالم مولوی محمد جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ ''فقہ حنفی کے اکثر مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں'' (طریق محمدی ص 81 مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چک 109/7R چیچہ ضلع ساہیوال)

2۔مشہور وھابی عالم زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ ''جس سے دو ثقہ راوی روایت بیان کریں وہ مجہول العین نہیں ہوتا بلکہ توثیق نہ ہونے کی صورت میں مجہول یا مستور کہلاتا ہے ایسے شخص کی روایت امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقبول ہوتی ہے'' (نور العینین ص 197 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور) دوسری طرف مشہور وھابی مناظر مولوی رئیس ندوی نے اپنی کتاب تنویر الآفاق میں بالکل اسکے برعکس لکھا ہے کہ ''حنفی مذہب میں مستور کی روایت فاسق کی روایت کی طرح باطل ہے'' (تنویر الآفاق ص 424 مطبوعہ صہیب اکیڈمی کوٹلی ورکاں نزد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

3۔مولوی اسمٰعیل سلفی نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے لکھتے ہیں ''ناف کے اوپر باندھنا امام شافعی اور انکے رفقاء کا مسلک ہے سینہ پر ہاتھ باندھنا جماعت اہلحدیث کا معمول ہے'' (رسول اکرم کی نماز ص 71 المکتبہ السلفیہ 4 شیش محل روڈ لاہور)

جبکہ مولوی عبد المجید سوہدروی مولوی اسمائیل سلفی کے بالکل خلاف لکھتے ہوئے کہتے ہیں '' کیا شافعی کا طریق الصلوٰۃ (طریق نماز) غلط ہے؟ انہوں نے سینے پر ہاتھ کیوں باندھے؟''

4۔فتاویٰ علمائے حدیث جلد 9 ص 126 پر لکھا ہے ''آج کل جو لوگ غلام فلاں عبد فلاں نام رکھتے ہیں از قسم شرک ہے'' (اہلحدیث امرتسر 25 جولائی 1947ء مولانا ثناء اللہ امرتسری فتاویٰ علمائے حدیث جلد 9)

جبکہ تذکرہ علمائے خانپور میں وھابی مولوی قاضی عبدالصمد کے شجرہ میں نام غلام مصطفٰے دو دفعہ غلام رسول دو دفعہ غلام حسن اور غلام احمد ایک ایک دفعہ شامل ہے (تذکرہ علمائے خانپور) مولوی نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مشہور وھابی عالم کا نام مولوی غلام رسول (قلعہ میاں سنگھ) ہے۔

5۔مشہور وھابی مفسر صلاح الدین یوسف نے قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین کی تفسیر میں لکھا ہے ''نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے'' پھر کچھ سطریں چھوڑ کر لکھا ہے کہ ''قرآن کریم کی اس نص سے واضح ہو گیا کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد ایک ہی چیز یعنی قرآن کریم ہے'' (المائدہ 15 ص 291 قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر مطبوعہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سعودیہ) نیز وھابی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن نے بھی تجدید ایمان میں یہی لکھا ہے جبکہ اس کے برخلاف مشہور وھابی عالم قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں ''قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین ترجمہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے (شرح) اس آیت میں وجود باجود نبی کریم ﷺ کو نور بتلایا گیا ہے'' (اسماء الحسنیٰ ص 189 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

6۔مولوی قاضی عبداللہ خانپوری نے مولوی عبداللہ غزنوی کا واقعہ لکھا ہے کہ ''ایک دن میں نے عبداللہ صاحب سے درخواست کی کہ آپ جو توجہ کیا کرتے ہیں اور قلب کا ذکر جاری ہو جاتا ہے ذرا مجھ پر بھی یہ عنایت کر دیں تاکہ میرا بھی ذکر قلب جاری ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں پہلے یہ کام کیا کرتا تھا لیکن چونکہ یہ امر خلاف سنت ہے اس لیے میں نے اسے ترک کر دیا ہے'' (تذکرہ علمائے خانپور صفحہ 179 مصنف مولوی قاضی عبداللہ خانپوری) وھابیوں کی مستند کتاب تذکرہ اہل صادق پور (جو کہ ابوالکلام آزاد کی مصدقہ ہے) میں ایک واقعہ ہے کہ ''جناب مولانا یحیٰی علی علیہ

الرحمۃ کو جبکہ آپ ملک افغانستان میں تھے بعد انتقال بڑے حضرت مراقبہ میں مشاہدہ زیارت انبیاء واولیاء بزرگان دین بند ہو گیا جب آپ وہاں سے پٹنہ تشریف لائے جناب چھوٹے حضرت نے انکو بٹھا کر توجہ دی تب مراقبہ میں مشاہدہ وزیارت وغیرہ حسب دستور جاری ہو گیا" (تذکرہ اہل صادق پور ص 199 مصنف مولوی عبدالرحیم زبیر الہاشمی مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کراچی) اگر توجہ دینا خلاف سنت (بدعت) ہے تو اسکی برکت سے انبیاء اولیاء کا مشاہدہ کیسے ہو سکتا ہے؟

7۔ھاروت ماروت فرشتے تھے (تنظیم اہلحدیث لاہور جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 9 فتویٰ علمائے حدیث جلد 9) لیکن مولوی ثناء اللہ امرتسری اس فتوے کے بالکل الٹ لکھتے ہیں کہ "ھاروت وماروت وغیرہ جادوگر اپنے جادو سے خاوند بیوی میں فساد ڈلواتے تھے دیگر اسی قسم کے بیہودہ کام کیا کرتے تھے" (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص 73)

8۔مشہور وھابی مولوی اسماعیل سلفی سید احمد بریلوی کے بارے میں لکھتے ہیں "ایک بزرگ سید احمد بریلوی ہوئے یہ حنفی المذہب تھے نہایت پرہیز گار تھے" (تحریک آزادی فکر ص 504 مطبوعہ مکتبہ نذیریہ لاہور)

اسکے برعکس مشہور وھابی عالم شمس الحق عظیم آبادی کے پڑپوتے احسن اللہ ڈیانوی نے لکھا ہے "جناب شاہ محمد حسین صاحب نمو ہیاں عظیم آبادی جو سید احمد شہید کے اولین خلفا میں سے ہیں انہیں آپ نے جو سند خلافت عطا کی ہے اسکا ایک ایک لفظ سید احمد شہید کے اہلحدیث ہونے کی شہادت دیتا ہے" (تاریخی حقائق ص 37 مطبوعہ دارلفکر) علامہ حنیف قریشی کیساتھ مناظرہ میں وھابی مناظر ڈاکٹر طالب الرحمٰن نے سید احمد کو کافر کہا اب سید احمد کافر ہے یا طالب الرحمٰن؟ نوٹ یاد رہے یہ کتاب مولوی ارشاد الحق اثری اور مشہور وھابی مورخ اسحاق بھٹی کی مصدقہ ہے سید احمد کے اہلحدیث ہونے کے متعلق اور بھی حوالہ جات ہیں یہاں تفصیل کا موقع نہیں۔

9۔مولوی اسماعیل سلفی نے مولوی عبدالحی بڈھانوی کے بارے میں لکھا ہے "مولانا عبدالحی بڈھانوی بھی حنفی ہیں" (تحریک آزادی فکر ص 504 مطبوعہ مکتبہ نذیریہ لاہور) جبکہ اسکے برعکس

وھابی مولوی مقتدی اثری عمری نے اپنی کتاب تذکرۃ المناظرین کے صفحہ 3 ہیں ایک عنوان "مناظرین علمائے اہلحدیث" قائم کیا ہے اور اس میں عبدالحئی بڈھانوی کا نام بھی لکھا ہے اور اسی کتاب کے ص 101 پر عبدالحئی بڈھانوی کے بارے میں لکھا ہے "مولانا شاہ عبدالحئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تھے" (تذکرہ المناظرین ص 101 مطبوعہ کتاب سرائے غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) یہ کتاب مولوی مقتدیٰ حسن ازہری جامعہ سلفیہ بنارس انڈیا وھابی مناظر مولوی رئیس ندوی جامعہ سلفیہ انڈیا مولوی محمد احمد اثری شیخ الجامعہ اثریہ دارالحدیث مئو مولوی محمد احمد اثری استاد جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو احمد مجتبیٰ مئوی سلفی وغیرہ وھابی علماء کی تصدیق شدہ ہے۔

نوٹ: علامہ حنیف قریشی کیساتھ مناظرہ میں وھابی مناظر مولوی طالب الرحمٰن نے تقیہ کرتے ہوئے عبدالحئی بڈھانوی کو بھی حنفی اور کافر کہا اگر عبدالحی مسلمان ہے تو مولوی طالب الرحمٰن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

10۔نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ "ہم کو وھابی کہنا ایسا ہے جیسے کوئی کسی کو گالی دے" (ترجمان وھابیہ ص 51 مطبع محمدی واقع لاہور) وھابی مولوی محمد علی سعیدی نے لکھا ہے کہ "وھابی کے معنی وھاب والا یا اللہ والا لئے جائیں تب بھی موزوں نہیں" (فتاویٰ علمائے حدیث جلد 9 ص 139) ڈاکٹر عبدالغفور راشد وھابی نے لکھا ہے کہ "ہم وھابی نہیں بلکہ اہلحدیث ہیں" (شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی) مولوی اسماعیل سلفی نے لکھا ہے۔ "اہل وھاب کوئی مذہب نہیں نہ ہی ہم لوگ اہل وھاب یا وھابی کہلانا پسند کرتے ہیں" (تحریک آزادی فکر ص 502 مطبوعہ مکتبہ نذیریہ لاہور) مولوی عبداللہ غازی پوری کا ایک مضمون حقانیت مسلک اہلحدیث میں شامل ہے جس میں مولوی عبداللہ غازی پوری نے لکھا ہے "اہلحدیث تیرہ سو برس سے بلکہ اس دن سے کہ جس دن اسلام دنیا میں آیا چلے آتے ہیں پھر کس طرح یہ لوگ وھابی ہو سکتے ہیں اور ہر گاہ یہ لقب نہ انکے اصول مذہب کے موافق ہے اور نہ وہ اس لقب پر راضی ہیں بلکہ اس لقب کو گالی سے بھی بدتر جانتے ہیں" (حقانیت مسلک اہلحدیث ص 323 مرتب مولوی

ابو معاویہ عبدالرحمٰن منیر لاجوالوی مطبوعہ ملک سنز پبلشرز فیصل آباد)

اب دوسرا رخ ملاحظہ کیجئے کہ مشہور وھابی مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی وھابیوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں وھابیو تمہیں وھابی ہونا مبارک ہو (خطبات یزدانی ص 87 جلد دوم) وھابی مولوی مسعود عالم ندوی نے لکھا ہے "راقم کو اگر کوئی طنز سے وھابی کہتا ہے تو تردید کی ضرورت نہیں سمجھتا لیکن اگر کوئی اہل حدیث کے نام سے یاد کرے تو اس سے برات کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اہل حدیث سے تخرب اور گروہ بندی کی بو آتی ہے" (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص 26 مکتبہ چراغ اسلام اردو بازار لاہور)

11۔ مشہور وھابی مولوی مسعود عالم ندوی نے لکھا ہے "مولوی محمد حسین بٹالوی (ف 1338ھ) نے جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد) فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اسکے ترجمے بھی شائع کرائے تھے معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اسکے معاوضے میں سرکار انگریزی سے انہیں جاگیر بھی ملی تھی اس رسالہ کا پہلا حصہ ہمارے پیش نظر ہے پوری کتاب تحریف وتدلیس کا عجیب وغریب نمونہ ہے" (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص 24 مطبوعہ مکتبہ چراغ اسلام اردو بازار لاہور) پرفیسر طیب شاہین لودھی نے لکھا ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی کے نظریہ نسخ جہاد کو اہلحدیث نے قبول نہیں کیا (مسلک اہلحدیث کے بارے میں چند مغالطوں کا ازالہ از پروفیسر طیب شاہین لودھی ص 51 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان) مشہور وھابی عالم زبیر علی زئی نے اپنے ماہنامہ میں مولوی محمد حسین پٹالوی کے بارے میں لکھا ہے "انکی کتاب الاقتصاد مردود کتابوں میں سے ہے" (ماہنامہ الحدیث صفحہ 13 نمبر 42 نومبر 2007)

اسکے برعکس وھابی ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے لکھا ہے کہ "مولانا بٹالوی نے اصل صورتحال کو واضح کرنے اور جہاد کی صحیح روح سمجھانے کے لیے ایک رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد لکھا اس کتابچے یا رسالے میں کہیں بھی متن میں یا بین سطور ایسے الفاظ درج نہیں کیے جسکا مفہوم جہاد کی منسوخی نکلتا ہو" (شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی ص 42 مصنف ڈاکٹر عبدالغفور راشد مکتبہ قدوسیہ اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور)

12۔ وھابی مولوی قاری جاوید اقبال شجاع آبادی لکھتے ہیں "یہی وہ مذہب ہے جسکے اقرب الی الحق ہونے

کے باعث اس امت کے عظیم پیشوا و مجتہد فقیہ و دانشمند اور فقید المثال امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ اس سے از حد متاثر تھے اور بعض علماء نے تو انہیں حنبلی ہی قرار دیا ہے امام ابن تیمیہ کے شاگرد امام ابن قیم رحمتہ اللہ بھی اسی مذہب سے تعلق رکھتے تھے" (ماہنامہ ضیائے حدیث ص45 نومبر 2009)

اس کے برخلاف وھابی پروفیسر طیب شاہین لودھی نے لکھا ہے "ان حضرات نے علامہ ابن تیمیہ اور ابن قیم جیسے لوگوں کو مقلد اور حنبلی شمار کیا ہے اور حنبلی کہنے پر مصر ہیں حالانکہ یہ وہ لوگوں ہیں کہ تقلید کے خلاف انہوں نے ہزاروں صفحات لکھ ڈالے ہیں" (مسلک اہلحدیث کے بارے میں چند مغالطوں کا ازالہ ص24 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

13۔ وھابی مولوی عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ نے لکھا ہے کہ "ابن عربی تو وہ شخص ہے جو وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کا امام تھا کرہ ارض پر سب سے زیادہ کافر یہی لوگ ہیں" (قرۃ عیون الموحدین ص283 مطبوعہ انصار السنہ المحمدیہ کلیار روڈ رستم پارک نواں کوٹ لاہور) جبکہ مشہور وھابی محدث نذیر حسین دہلوی نے ابن عربی کے بارے میں لکھا ہے شیخ الصوفیہ محی الدین عربی فرماتے ہیں (معیار الحق ص89 مطبوعہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث) وھابی مولوی یحیٰ گوندلوی نے اپنی کتاب مقلدین ائمہ کی عدالت میں عنوان "اسماء الائمہ والعلماء" لکھا ہے اور اس فہرست میں ہے "محی الدین ابن العربی" (مقلدین ائمہ کی عدالت میں جامعہ تعلیم القرآن ص142 مولف مولوی یحیٰ گوندلوی مطبوعہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالہ سیالکوٹ) نے کافر کو ائمہ اور علماء میں شمار کیا ہے؟

مولوی نذیر حسین دہلوی ابن عربی کو "خاتم الولایۃ المحمدیہ" کہتے تھے ملاحظہ ہو (الحیات بعد الممات) اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے شیخ ابن عربی کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی لکھا اور مزید یہ بھی لکھا کہ ابن عربی کی قبر پر انوار و برکات کے آثار نمایاں نظر آئے ملاحظہ ہو (التاج المکلل)

14۔ محمد بن عبدالوہاب نے کتاب التوحید میں ایک عنوان لکھا ہے "باب التسمی بقاضی القضاۃ

"(کسی مخلوق کو قاضی القضاۃ کہنے کی ممانعت) (کتاب التوحید ص 534 مطبوعہ انصار السنہ کلیا روڈ نواں کوٹ لاہور)

وھابی مولوی عبداللہ خانپوری نے اپنے ایک عالم کا نام لکھا ہے "قاضی ابواسمعیل یوسف حسین بن قاضی محمد حسن قاضی القضاۃ خانپوری ہنزاروی" چند سطریں چھوڑ کر لکھا ہے "قاضی محمد حسن صاحب (عرف قاضی غلام حسن) قاضی القضاۃ" (تذکرہ علمائے خانپور ص 193 مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ)

15۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ "ہمارا مذہب ہے رفع یدین ایک مستحب امر ہے جسکے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا" (فتاوی ثنائیہ جلد اول صفحہ 579) مشہور وھابی مناظر مولوی رئیس ندوی آف ہندوستان نے اپنی کتاب مجموعہ مقالات میں لکھا ہے کہ "بوقت رکوع رفع الیدین مذکور کا واجب وفرض ہونا ثابت ہے" (صفحہ نمبر 246) اور اسکے ایک صفحہ بعد مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ رفع الیدین کا زیر بحث مسئلہ حدیث متواتر یعنی نص نبوی سے فرض و واجب قرار پائے ہوئے ہے اور فرض و واجبات کے تارکین کو اگر تارکین سنن ومخالفین احادیث نبویہ اور انکی اختراعی نماز کو ناقص و باطل نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ (مجموعہ مقالات ص 248 مکتبہ الفضیل بن عیاض کراچی)

(جاری ہے)

دیوبندی اکابر کی تضاد بیانی کے ثبوت

تحریر...... مولانا کاشف اقبال مدنی

دیوبندی بظاہر تو خود کو بڑے پاکباز اپنے کو ظاہر کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ان کے عقائد و نظریات کو ہم نے ان کی کتب معتبرہ سے بیان کر دیا ہے۔ یہاں ہم ایک اہم چیز کی نقاب کشائی کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے دیوبندی اکابر کی دوغلی پالیسی۔ یہ لوگ جس طرح کا ماحول دیکھتے ہیں اسی قسم کے فتاویٰ جاری کر کے اندرونی طور پر اپنے مذموم نظریات کی تکمیل کریں گے۔ عامۃ الناس کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ ابن الوقتی میں ان کی نظیر بمشکل ہی ملے گی۔ اب ہم اپنے دعویٰ کو خود ان کی کتب سے ثابت کرتے ہیں۔

ا۔ علم غیب کے متعلق تھانوی عقیدہ:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۸ طبع دیوبند)

تھانوی کے عقیدے پر فتویٰ کفر:

جو شخص نبی ﷺ کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

(المہند ۲۴ اسی مفہوم کا تھانوی نے بھی لکھا بسط البنان ص ۱۹)

المہند کتاب تھانوی سمیت متعدد دیوبندی اکابر کی مصدقہ کتاب ہے۔

۲۔ نبی بڑے بھائی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ:

انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے...... اولیاء انبیاء، امام اور امام زادے، پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑھائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے...... ہم ان کے چھوٹے ہیں (تقویۃ الایمان ص ۵۶)

دہلوی عقیدہ پر فتویٰ کفر:

ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند ص ۵۴ طبع لاہور)

۳۔شیطان کا علم زیادہ حضور اقدس علیہ السلام کے علم مبارک سے (نعوذ باللہ)

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ، ص ۵۵)

ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۹۱)

جو حضور اقدس علیہ السلام سے کسی کو اعلم کہے وہ کافر ہے:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے وہ کافر ہے۔ (المہند، ص ۵۷)

جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علم کہے وہ کافر ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۸۸)

۴۔عصمت انبیاء سے انکار:

پھر دروغ صریح کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ۲۹)

بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ۲۔۳۱)

فتویٰ کفر از مفتیان دار العلوم دیوبند:

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریر کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ واللہ اعلم احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند الجواب صحیح ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کرے۔ اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ۔ (مہر دار الافتاء فی دیوبند المہند فتویٰ ۱۶۱/۴۱ ۸۷)

ماخوذ اشتہار مولوی محمد عیسیٰ ناظم مکتبہ جماعت اسلامی لودھراں ضلع ملتان۔

۵۔ مسئلہ حاضر ناظر رسول کریم ﷺ

رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ (تحذیر الناس ص ۱۴ آب حیات ص ۶۹)

نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۵۴۲)

امداد السلوک میں تو شیخ کو مرید سے قریب تر مانا۔ (امداد السلوک فارسی ص ۱۹ اردو ص ۵۵ شہاب ثاقب ص ۶۱)

نبی پاک ﷺ کو حاضر ناظر ماننے والا کافر ہے:

نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن، ص ۴۳)

۶۔ انبیاء و اولیاء کو علم غیب حاصل ہونا:

لوگ کہتے ہیں علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معاملات سے خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۶۱ امداد المشتاق، ص ۷۶)

علم غیب جو بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بالواسطہ ہو وہ مخلوق کیلئے ہو سکتا ہے۔ (بسط البنان مع حفظ الایمان ص ۱۹)

انبیاء و اولیاء کے علم غیب کا قائل کافر ہے:

جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے...... وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت، مودت سب حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۹)

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے..... قطعاً مشرک و کافر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۰۱)

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۰۷)

دیگر کتب دیوبندیہ میں بھی اس عقیدہ کو کفر و شرک قرار دیا گیا مثلاً

(تقویۃ الایمان، ص ۲۱ تحفۃ لاثانی ص ۳۷ فتح حقانی، ص ۲۵)

۷۔ حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت زمانی سے انکار (نعوذ باللہ)

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس ص ۳۴)

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تحذیر الناس ص ۱۸)

تو شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔ (تحذیر الناس، ص ۱۱)

ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے:

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۷۲)

۸۔ نبی پاک ﷺ اور اولیاء سے مدد مانگنا:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(شہاب ثاقب، ص ۴۸، قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی، ص ۶)

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے ازبس تمہاری ذات کا

(شمائم امدادیہ، ص ۸۴ امداد المشتاق ص ۱۱۶)

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آن عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(مسدس حالی، ص ۱۰۹، ۱۱۱، طبع لاہور)

انبیاء واولیاء سے مدد مانگنے والا مشرک ہے (نعوذ باللہ)

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان ص ۲۷۹)

اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ شرک میں گرفتار ہیں۔ **(تقویۃ الایمان ص ۱۵)**

۹۔ حضور اقدس ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں:

یا رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

(کلیات امدادیہ، ص ۹۰ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(کلیات امدادیہ ص ۱۰۳، سلاسل طیبہ ص ۱۴، اصلاحی نصاب ص ۴۷۵ شجرہ تھانوی ص ۶ تعلیم الدین ص ۱۴۲)

انبیاء واولیاء کو مشکل کشا ماننے والے پکے کافر و مشرک:

جو شخص کسی نبی یا ولی فرشتہ اور جن یا کسی پیر فقیر کو کارساز اور غیب والا جانتا ہے ان کو مصیبتوں میں پکارتا ہے حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتا ہے...... وہ کافر و مشرک ہے...... ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے...... ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔ **(جواہر القرآن، ص ۷۲، ۷۸)**

۱۰۔ یارسول اللہ ﷺ پکارنا:

ذرا چہرے سے پردہ کو اٹھاؤ یارسول اللہ ﷺ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ ﷺ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ ﷺ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم؟
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ ﷺ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ ﷺ

(کلیات امدادیہ ص ۲۰۵)

میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول اللہ ﷺ
ابر غم گھیرے نہ مجھ کو اب کبھی

(نشر الطیب، ص ۱۹۴ ااز اشرف تھانوی)

یارسول اللہ کہنا کفر ہے (نعوذ باللہ)

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۲)

۱۱۔ عبد النبی عبد الرسول کہلوانا جائز ہے:

چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم مرجع ضمیر متکلم" آنحضرت ﷺ ہیں۔

(امداد المشتاق ص ۹۳، شمائم امدادیہ، ص ۱۷)

عبد النبی اور عبد الرسول نام شرک ہیں:

کفر وشرک کی باتوں کا بیان ..... علی بخش حسین بخش عبد النبی وغیرہ نام رکھنا (یہ سب شرک ہے)۔

(بہشتی زیور ج ۱، ص ۱۔۴۰)

اپنی اولاد کا نام عبد النبی امام بخش پیر بخش رکھے..... سوان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص ۴۔۲۳)

دیوبندی اکابر کی رسول دشمنی:

قارئین کرام! ایک طرف آپ نے دیوبندی اکابر کا فتویٰ ملاحظہ کرلیا کہ عبد النبی عبد الرسول، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کفر وشرک ہے۔ مگر دوسری طرف ملاحظہ کیجئے کہ ان کے ہاں پنڈت کرپارام برہمچاری مادھوسنگھ گنگارام نام رکھنا جائز ہیں۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

(عطاء اللہ) شاہ جی (بخاری)...... پنڈت کرپارام برہم چاری کے نام سے اپنے احباب کو دنیا جے پور جیل سے اکثر خط لکھتے رہے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۸۶)

دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کہتے ہیں، کہ

سنو میں کہتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ نماز پنجگانہ ادا کرو زکوٰۃ پائی پائی گن گن کر ادا کرو حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۲)

غور کیجئے کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب علیہ کی غلام پر مبنی نام شرک مگر ہندوؤں، سکھوں والے نام جائز یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے۔

۱۲۔ شیخ کے ہاتھ چومنا:

تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دست بوسی کر کے مسند صدر پر بیٹھا دیا۔ (امداد المشتاق ص ۱۴۴)

کبھی دست بوسی کرتا (امداد المشتاق، ص ۱۴۱)

شاہ جی (عطاء اللہ شاہ بخاری) کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے...... اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے حضرت کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ہاتھ چومنا موجب لعنت ہے:

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے۔ (جواہر القرآن، ص ۶۱)

۱۳۔ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (نعوذ باللہ)

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس، ص ۵)

دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے۔ ہمارے حضرات اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المہند، ص ۳۱)

۱۴۔رشید احمد گنگوہی قبلہ و کعبہ ہیں:

جدھر آپ کو مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

(کلیات شیخ الہند، ص ۸، مرثیہ، ص ۸)

کسی کو خواہ انبیاء و اولیاء ہی ہوں قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی ہے:

ایسے کلمات (قبلہ و کعبہ وغیرہ) مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۲)

۱۵۔وہابی خبیث ہیں:

اس طرح نداء کرنا حضور ﷺ کو یعنی بایں اعتقاد کہ آپ کو ہر منادی کی نداء کی خبر ہو جاتی ہے جائز ہے۔ وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے۔ (شہاب ثاقب، ص ۶۹)

کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا۔ (شہاب ثاقب، ص ۵۳)

شان نبوت و رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے کو آپ مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں ...... ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (شہاب ثاقب، ص ۴۷)

وہابی اچھے لوگ ہیں:

اسی زمانہ میں عرب میں بھی وہاں کے مذہبی و سماجی خرابیوں کی بناء پر تجدید و اصلاح دین کی تحریک شروع ہوئی جس کے قائد شیخ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) تھے۔

(آئینہ صداقت، ص ۶۔۴۵)

وہابیہ کی حمایت پر ہم متعدد حوالہ جات ابتداء میں نقل کر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کریں۔ ضروری تنبیہ: شہاب ثاقب کے لاہور کے ایڈیشن سے وہابیہ کے ساتھ خبیثہ کے الفاظ دیوبندیوں نے نکال دیئے ہیں۔

قسط:1

تحقیق وما اھل بہ لغیر اللہ

از...... ابوالحسن محمد خرم رضا قادری (لاہور)

مسلمان اولیاء کرام بزرگان دین کے ساتھ محبت وعقیدت رکھتے ہیں مگر انہیں الہٰ نہیں مانتے کسی قسم کا استقلال ذاتی ان کیلئے ثابت نہیں کرتے نہ اُنہیں مستحق عبادت جانتے ہیں اور نہ واجب الوجود، محض عباد اللہ الصالحین سمجھتے ہیں اور جو جانور یا حصہ زراعت یا کوئی چیز از نقد وجنس وغیرہ ان کیلئے مقرر کرتے ہیں اسکو ان کا ہدیہ جانتے ہیں اور وصال یافتہ بزرگوں کیلئے ایصال ثواب کی نیت کرتے ہیں اسی قصد ونیت کے ساتھ اگر وہ کسی جانور یا غیر جانور کو بزرگان دین کی طرف منسوب کر کے ان کے نام پر اسے مشہور بھی کر دیں تب بھی جائز ہے اور وہ چیز حلال اور طیب ہے۔

اسے ما اھل بہ لغیر اللہ کے تحت لا کر حرام قرار دینا محض باطل اور گناہِ عظیم ہے۔ ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہر ذبیحہ خواہ وہ اپنے کھانے کیلئے ہو یا قربانی یا بیچنے یا پھر بزرگوں کو ایصال ثواب کرنے کیلئے اسکے حلال اور پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اسکا خون خالص اللہ تعالیٰ کی تعظیم بطورِ عبادت کے بہایا جائے اور اس نیکی اور طاعت پر جو ثواب حاصل ہوگا وہ کسی مسلمان زندہ یا کسی بزرگ کو بخشا جا سکتا ہے اسی کا نام ایصال ثواب ہے چاہے وہ کسی جانور کی قربانی کا ثواب بخش کے ہو یا کسی طعام وشیرنی کا ثواب کسی بزرگ کی روح کو بخش کر حاصل ہو اسی کا نام گیارہویں شریف، قل، سوئم، چالیسواں، ساتواں برسی یا ختم شریف ہے۔

منکرین جب مندرجہ بالا امور کی حرمت پر قرآن وسنت سے کوئی واضح دلیل پیش کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو پھر قرآن پاک کی ایک آیت وما اھل بہ لغیر اللہ کا غلط مفہوم بیان کرتے ہیں اور تفسیر بالرائے کے ذریعے حلال کو حرام کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ صحیح ترجمہ وتفسیر اور وہ مفہوم جو 1400 سال سے امت نے سمجھا اور مراد لیا۔ وہ یہ ہے

''اس نے یہ ہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا۔ (البقرۃ 173) چند تفاسیر کے حوالے سپردِ قلم ہیں۔

1۔حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ذبح کیلئے ''یھلون'' کا صیغہ استعمال کیا ہے جس سے واضح ہے کہ ''اھل'' کا مفہوم بھی ذبح کرنا ہے اور اھل کا معنی صرف جانور پر کسی کا نام لینا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب جانور کو مخلوق کا نام لیکر ذبح کرنا ہے (احکام القرآن 126/1، لاامام ابوبکر جصاص حنفی متوفیٰ 370 ہجری۔فتح البیان 222/1)

2۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما:۔اور جو اللہ کے نام کے علاوہ بتوں کے لئے عمدًا ذبح کیا جائے'' (تفسیر ابن عباس ص 26 دار احیاء التراث العربی بیروت 2002)

3۔امام ابوبکر جصاص متوفیٰ 370 ہجری لکھتے ہیں: مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ اس سے مراد ذبیحہ ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا جائے۔(احکام القرآن 125/1)

4۔امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی متوفی 606 ہجری لکھتے ہیں: وما اھل بہ لغیر اللّٰہ کے قول میں کہا اصمعی نے کہ اھلال کے معنی آواز بلند کرنا ہے پس ہر آواز بلند کرنے والا مھل ہے اھلال کے یہ معنی لغت میں ہیں پس کہا گیا کہ احرام باندھنے والا مھل ہے جب آواز بلند کرے اللھمہ لبیک کہنے کیلئے اور ہر ذبح کرنے والا مھل ہے جیسا کہ عرب ذبح کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے۔یعنی مشرک ذبح کے وقت کہتے باسم اللات والعزیٰ تو اللہ تعالیٰ نے اسکو حرام فرمایا (تفسیر کبیر 133/11)

5۔امام یحیٰ بن شرف نووی شافعی متوفی 676 ہجری لکھتے ہیں: ''یعنی اللہ تعالیٰ کے قول و ما اھل بہ لغیر اللہ سے مراد ہے کہ ذبح کہ وقت اللہ کے ذکر کے علاوہ آواز بلند کرنا''۔ (شرح صحیح مسلم 376/1)

6۔علامہ ابن جریر متوفیٰ 310 ہجری لکھتے ہیں: ''ارشاد ربانی وما اھل بہ لغیر اللّٰہ کا معنی یہ ہے وہ جانور جن کو بتوں اور معبودانِ باطلہ (کی عبادت) کیلئے ذبح کیا جائے حرام ہے خواہ اس پر غیر اللہ یعنی بتوں کا نام لیا جائے یا ان (کی عبادت) کیلئے ذبح کیا جائے۔(جانوروں کیلئے) وما اھل کا لفظ اس لئے فرمایا گیا کہ مشرکین جب اپنے معبودوں (کی عبادت) کیلئے جانور ذبح کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے انہی معبودوں کا نام اس پر بلند کرتے معاملہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ ہر ذبح کرنے والے کو مھل ہی کہہ دیا جاتا تھا خواہ اس نے نام لیا یا نہ اور اگر نام لیا تو بلند آواز سے یا آہستہ

(ہر صورت میں ذبح کرنے کو مھل ہی کہا جاتا تھا) پس ذبح کے وقت آواز بلند کرنے ہی کا نام اہلال ہے جسکا خداوند قدوس نے ذکر فرمایا۔ پس فرمایا'' وما اھل به لغیر اللہ '' (جامع البیان 50/2) غور فرمایئے امام ابن جریر کے نزدیک وما اھل به میں ما اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے جانور اہل کے لغوی معنی مراد نہیں ہیں بلکہ اصطلاحی معنی ''ذبح کے وقت نام بلند کرنا'' مراد ہے ثابت ہوا ومااھل به لغیر اللہ کا معنی ہے۔ وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا جائے، وہ حرام ہے۔

آل نجد کے امام ابن تیمیہ متوفی 728 جو کہ غیر مقلدین کی کل کائنات ہیں تفسیر ابن جریر کے متعلق انکی رائے ملاحظہ فرمائیں اور اہلسنت کے موقف کی حقانیت کی گواہی دیجئے۔ ''لوگوں کے پاس جتنی تفاسیر ہیں ان سب میں صحیح ترین محمد بن جریر الطبری کی تفسیر ہے وہ سلف کے اقوال کو ثابت اسناد کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور اس تفسیر میں بدعت بھی نہیں ہے''۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ 385/13)

7۔ مشہور مفسر و محدث امام بغوی متوفی 516 ہجری لکھتے ہیں: وما اھل به لغیر اللہ کے معنی ہیں وہ جانور بھی حرام ہے جس کو بتوں یا طاغوتوں (کی عبادت) کیلئے ذبح کیا گیا ہو۔ (اھل مشتق ہے اہلال سے) اور اہلال دراصل آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں مشرکین مکہ جب اپنے معبودانِ باطلہ (کی عبادت) کیلئے جانور ذبح کرتے اس وقت بلند آواز سے ان معبودان باطلہ کا نام لیتے یہی ان کی عبادت بن گئی۔ یہاں تک کہ ہر ذبح کرنے والے کو مھل کہنے لگے خواہ اس نے بوقت ذبح نام نہ بھی لیا ہو'' (معالم التنزیل علی ھامش الخازن 140/1) معلوم ہوا اہلال کا اصطلاحی معنی ہی ''ذبح کرنا'' ہے تو مااھل به لغیر اللہ کا معنی ہوا وہ جانور جس کو غیر خدا کے نام پر یا غیر اللہ کے تقرب کیلئے بطور عبادت ذبح کیا گیا ہو۔

معالم التنزیل کے بارے میں ابن تیمیہ کی رائے: ''امام بغوی کی تفسیر ہے تو ثعلبی کا اختصار لیکن یہ تفسیر موضوع حدیثوں اور بدعتی آراء سے محفوظ ہے (فتاوی ابن تیمیہ 354/3) کسی نے ابن تیمیہ سے پوچھا کون سی تفسیر کتاب سنت کے زیادہ قریب ہے زمخشری یا قرطبی یا بغوی یا انکے علاوہ

کوئی اور۔ جواب ''جن تینوں تفاسیر کے متعلق پوچھا گیا ہے ان سب میں بدعت اور ضعیف احادیث سے محفوظ بغوی کی تفسیر ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ 386/13)

8۔ قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی متوفی 685 ہجری لکھتے ہیں: ''یعنی وہ جس کو بت کیلئے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی گئی'' (تفسیر بیضاوی صفحہ 127)

9۔ علامہ علی بن محمد خازن شافعی متوفیٰ 725 ہجری لکھتے ہیں: یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی اور کا نام ذکر کیا گیا اور یہ اس لیے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کے وقت اپنے بتوں کے نام ذکر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اسکو حرام فرمادیا (تفسیر خازن 461/1)

10۔ علامہ ابوالحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری متوفیٰ 458 ہجری لکھتے ہیں: ''یعنی مـا اهـل بـه لغیر اللّٰه کا مطلب یہ ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے اور وقت ذبح اس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ یہی قول سارے مفسرین کا ہے'' (تفسیر وسیط)

11۔ علامہ ابوالسعود محمد بن محمد عمادی حنفی متوفیٰ 982 ہجری لکھتے ہیں: ''یعنی وہ جس کے ذبح کے وقت بت کے لئے آواز بلند کی جائے'' (تفسیر ابی سعود 191/1)

12۔ شیخ الاسلام والمسلمین امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ متوفیٰ 911 ہجری لکھتے ہیں: وما اهل به لغیر اللّٰه یعنی وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کا معنی آواز بلند کرنا ہے اور (کافر) اپنے معبودوں کیلئے ذبح کرتے وقت آواز بلند کرتے تھے (تفسیر جلالین صفحہ 24)

13۔ یعنی ابن المنذر نے ابن عباس سے نقل کیا و ما اهل کہا ذبح (تفسیر درمنثور 168/1)

14۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی حنفی متوفیٰ 1225 لکھتے ہیں: ''اور جس پر ذبح کرتے وقت لات اور عزیٰ کا نام لیا گیا (تفسیر مظہری 20/3)

15۔ علامہ محمد آلوسی حنفی بغدادی متوفیٰ 1270 لکھتے ہیں: یعنی ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا آواز بلند کرنا اور یہاں اہلال سے مراد ذبح کے وقت اس چیز کا ذکر کرنا جسکے لئے ذبح کیا گیا جیسے لات اور عزیٰ۔ (روح المعانی 57/6)

۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی 1239 ہجری لکھتے ہیں: ''یعنی اگر کسی جانور کا خون اسی لیے بہایا جائے کہ اس خون بہانے سے غیر کا تقرب حاصل ہو۔تو وہ ذبیحہ حرام ہو جائے گا (الحمد للہ ہم اہل سنت بھی اسی کے قائل ہیں جیسا مضمون کے پہلے صفحہ پر مرقوم ہے) اور اگر خون اللہ تعالیٰ کیلئے بہائے اور اس کھانے اور اس سے نفع حاصل کرنے سے کسی غیر کا تقرب مقصود ہو تو ذبیحہ حلال ہوگا کیونکہ ذبح کا معنی خون بہانا ہے نہ وہ جانور جسے ذبح کیا گیا اسی لیے ہم نے کہا ہے کہ اگر کسی نے بازار سے گوشت خریدا یا گائے بکری ذبح کی تاکہ اسے پکا کر فقیروں کو کھلائے اور اسکا ثواب کسی روح کو پہنچائے تو یہ (گوشت گائے بکری) بلاشبہ حلال ہوگی۔ (فتاویٰ عزیزیہ 57/1)

17۔علامہ احمد جیون حنفی متوفی 1130 ہجری لکھتے ہیں: یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء اللہ کیلئے نذر کی جاتی ہے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیب ہے اس لیے کہ اس پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ وہ ان کیلئے نذر کرتے ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 45)

18۔شارح بخاری محدث جلیل علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی 855 ہجری لکھتے ہیں: ''اور ابن زید نے کہا کہ جو نصب پر ذبح کیا جائے دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ما اھل بہ لغیر اللہ کا معنی ہے کہ جو اللہ کے نام کے بغیر ان بتوں کا نام لے کر ذبح کیا جائے جن کی وہ لوگ عبادت کرتے تھے اور ایسے ہی مسیح علیہ السلام کا نام یا جو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا نام لے کر ذبح کیا جائے حرام ہے۔
(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری 21/14)

19۔تفسیر عزیزی میں تحریف: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد شاہ رؤف احمد رافت متوفی 1249 ہجری لکھتے ہیں: جاننا چاہیے کہ تفسیر فتح العزیز میں کسی عدو نے الحاق کر دیا ہے اور یوں لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتی اور غیر کے نام کے تاثیر اس میں ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہیں ہوتا سو یہ بات کسی نے ملا دی ہے۔خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبدالعزیز کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھیں گے اور ان کے مرشد، استاد اور والد حضرت

شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر میں ''ما اھل'' کا معنی ''ما ذبح'' لکھا ہے یعنی ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیوے سو حرام اور مردار کے جیسا ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے۔ بعضے نادان تو حضرت بنی علیہ السلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیرانِ پیر کی نیاز اور ہر ایک شہداء اولیاء کی نیاز فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام کہتے ہیں اور یہ آیت دلیل لاتے ہیں کہ غیر خدا کا نام جس پر لیا گیا سو حرام ہے واہ واہ کیا عقل ہے ایسا کہتے ہیں اور پھر جا کر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہیں (تفسیر رؤفی 139/1)

20۔ سعودی عرب کی حکومت کی جانب سے حجاج کیلئے فارسی زبان میں تقسیم کئے گئے ترجمہ میں موجود ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1176 ہجری جو کہ ہر مکتبہ فکر کیلئے سند کی حیثیت رکھتے ہیں لکھتے ہیں۔

''او فسقا اھل لغیر اللہ بہ'' (الانعام 145)

پس ہر آئینہ حرام است یا آنچہ فسق باشد کہ برای غیر خدا آواز بلند کردہ ذبح شود'' صفحہ 216)

''وما اھل لغیر اللہ بہ'' (المائدہ 3) ''وآنچہ نام غیر خدا ابوقت ذبح'' (صفحہ 154)

''وما اھل لغیر اللہ بہ''

(النحل 115) وآنچہ ذکر کردہ شد بنام غیر خدا بر ذبح وی'' (صفحہ 407)

(ترجمہ قرآن فارسی مطبوعہ المدینۃ المنورہ 1417ھ سعودی عرب)

21۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کنز الایمان میں لکھتے ہیں ''اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا'' (البقرہ 173)

22۔ مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی 1391 ہجری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اور جس پر زندگی میں غیر خدا کا نام پکارا گیا وہ حلال ہے جیسے بحیرہ اور سائبہ جانور یا جیسے زید کی گائے عمرو کا بکرا۔ جب گنگا کا پانی حرام نہیں اور خود گائے جو مشرکین (خود ساختہ) کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صرف ان کی طرف نسبت کیسے حرام کردے گی'' (نور العرفان صفحہ 40)

مخالفین کے گھر سے گواہی

23۔غیر مقلدین کے امام اور مترجم صحاح ستہ سوا ترمذی نواب وحید الزمان حیدر آبادی تفسیر وحیدی میں ترجمہ کرتے ہیں "اور وہ جانور جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کے سوا اور کسی کے نام پکارا جائے حرام کیا ہے" (تفسیر وحیدی صفحہ 34 من وعن شیخ احمد ولد شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور گیلانی پریس لاہور) سنن ابوداؤد کے ترجمہ میں لکھتے ہیں "اے محمد ﷺ آپ فرما دیجئے میں وحی شدہ چیز وں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوائے مردار، بہتے ہوئے خون، سور کے گوشت کے کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس جانور کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے (سنن ابوداؤ جلد 3 صفحہ 185)

24-The Noble Quran میں ہے:

Forbidden to you(for food) are: Al Maitah (the dead animals-cattle-beast not slaughtered), blood, the flesh of swine and that on which Allah's Name has not been mentioned while slaughtering. (The Noble Quran Page 141 Al-Maidah 3. By Dr. Taqi Hilali Najdi & Dr. Mohsin Najdi Printed in king Fahd complex for the printing of the Holy Quran Madinah Munawarah 1420. A.H)

مولوی مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی وما اھل لغیر اللہ بہ کے تحت لکھتے ہیں۔

25۔ "یعنی جس کو ذبح کرتے وقت خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو"۔ تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 440 ناشر ادارہ ترجمان القرآن لاہور (ربیع الثانی ۱۴۲۱ ہجری)

26۔مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی متوفی 1369 کی تفسیر مطبوعہ حکومت سعودی عرب میں موجود ہے۔"البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے فقرا کو کھلائے اور اسکا ثواب کسی قریب یا پیر اور بزرگ کو پہنچا دے" (ترجمہ مولوی محمود الحسن وتفسیر مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی صفحہ 32 مطبوعہ المدینۃ المنورہ سعودی عرب ۱۴۰۹، ۱۹۸۹)

27۔فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے: اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے

صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بر روح پر فتوح حضرت پیر صاحب پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اسکا فقراء کو درست ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند 130/12)

نوٹ: 23 تا 33 منکرین کے اکابرین سے ثبوت ان پر اتمامِ حجت کیلئے دیا گیا ہے۔

28۔ آلِ نجد میں سے زبیر علیزئی غیر مقلد نجدی آف حضرو اٹک لکھتے ہیں: ''ہاں اگر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ ذبیحہ حرام ہے خواہ ذبح کرنے والا پکا نمازی ہی ہو (ماہنامہ الحدیث 33 صفحہ 10 سوال از عبد المنان نور پوری نجدی وہابی)

29۔ علمائے دیو بند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد ہے۔ ''نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے لیکن اس زمانہ کے لوگ انکار کرتے ہیں'' (امداد المشتاق صفحہ 92)

30۔ غیر مقلدین کی نہایت معتبر شخصیت مولوی نواب وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں ''پس اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے کہا جاتا ہے کہ سید احمد کبیر کی گائے، شیخ صدر الدین کا مرغ وغیرہ پھر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے فھو حلال۔ پس وہ حلال ہے'' (ہدیۃ المھدی صفحہ 39)

31۔ دیو بندی اور اہل حدیث (بزعم خویش) علماء کی متفقہ شخصیت مولوی عبد الحی لکھنوی سے سوال کیا گیا کہ سید احمد کبیر کی گائے وغیرہ حلال ہے یا حرام؟

جواب: ''اگر تقرب خدا تعالیٰ کیلئے ہوا اور اسی کے لئے ذبح ہوا ایصال ثواب کسی کیلئے بھی ہو حلال ہے (فتاویٰ عبد الحیٔ جلد 3 صفحہ 104) مزید فرماتے ہیں کہ'' بے شک وہ گائے جسکی نذر اولیاء کے لئے مانی جائے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے حلال وطیب ہے کیونکہ اس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا گو ان کیلئے اسکی نذر کرتے ہیں (فتاوٰی عبد الحیٔ جلد 3 صفحہ 105)

32۔ غیر مقلدین کے پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے برائے حصول جمیع مقاصد وحل مشکلات کیلئے درج ذیل ختم تجویز کیے ہیں۔

i۔ ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمتہ
ii۔ ختم قادریہ
iii۔ دیگر ختم قادریہ
iv۔ ختم خواجگان
v۔ ختم برائے میت

(کتاب التعویذات نواب صدیق حسن خان بھوپالی صفحہ 163-162-161)

33۔ سعودی حکومت کی جانب سے حجاج میں مفت تقسیم کیے جانے والے احسن البیان میں ہے
''البتہ دعا اور صدقہ وخیرات کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کیونکہ یہ شارع کی طرف سے منصوص ہے''۔

(ترجمہ از مولوی جونا گڑھی ہندوستانی وھابی غیر مقلد، حواشی از صلاح الدین یوسف غیر مقلد وھابی صفحہ 1498 مطبوعہ المدینۃ المنورہ ۱۴۲۱)

☆ غیر مقلدین جو کہ اپنے آپکو اہل حدیث کہتے ہیں جبکہ انکا یہ خود ساختہ من گھڑت نام اور ناجی جماعت کا نام نہ قرآن سے ثابت ہے نہ کسی مرفوع صحیح حدیث سے۔ مناسب نام لامذہب ہی ہو تو اچھا ہے ورنہ آلِ نجد بھی بہت مناسب ہے۔

جن افراد نے ترجمہ یہ کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کے سوا کسی کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے انکا یہ ترجمہ عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے اور اس کی وجہ سے کون کون سی چیزوں پر حرام ہونے کا اطلاق ہوتا ہے ملاحظہ کریں۔

لوگوں کے اذہان کو پراگندہ کرنے کی خاطر مخصوص فکر کے حامل افراد مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر بالرائے اور غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں آیئے اس غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں ان آیات کریمہ کا فہم حاصل کرنے کیلئے درج ذیل سطور کا مطالعہ کیجئے۔ ترجمہ روایت از سیدنا مولی علی رضی اللہ عنہ ''یعنی جب تم سنو کہ یہود ونصاریٰ غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں تو ان کا ذبح ہوا جانور نہ کھاؤ اور اگر نہ سنو تو کھالو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکے ذبح کیے ہوئے جانور کو حلال کیا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں''۔ تفسیر فتح البیان 222/1 للمولوی صدیق حسن خان بھوپالی متوفی 1307 ہجری (جاری ہے)

مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلان حق

یادر ہے کہ ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہ کر میں ان کے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور محبوب دو عالم ﷺ کی نگاہ کرم سے مناظر اسلام مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز صاحب نوری مہتمم مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے ساتھ تمام متنازعہ عبارات پر گفتگو ہوئی۔ جس سے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام گستاخانہ عبارات کفریہ ہیں۔ میری جتنی بھی تصنیفات ہیں میں نے ان کو منسوخ کر دیا ہے۔ آج سے لے کر میری کسی تصنیف کو کوئی دیوبندی نہ چھاپے اور نہ اس کا حوالے دے۔ تمام کفریہ عبارات اور اپنی دیوبندی دور میں سابقہ مطبوعہ کتب کو میں نے ''ردی کی ٹوکری'' میں پھینک دیا ہے اور عقیدہ حق سنی بریلوی کو دل وجان سے قبول کر کے علماء حق مسلک بریلوی کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حبیبِ اعظم نورِ مجسم ﷺ اور اولیائے کاملین کے صدقے معاف فرما کر اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اور مولانا پیر محمد عبدالعزیز صاحب نوری کے علم وعمل اور عمر میں برکت فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہم پر قائم ودائم فرمائے۔ (آمین)

انشاء اللہ آئندہ کے لئے میں اپنے بیانات میں دیوبندیوں کے عقائد کی بیخ کنی کروں گا تا کہ مسلمانوں کو حق وباطل کا پتہ چل سکے اور یہ واضح ہو جائے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا پیغام حق محض عشق رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے۔ اسی لئے علماء دیوبند نے بھی اعلیٰ حضرت کو ''عاشق رسول'' تسلیم کیا ہے اور اکابر علماء دیوبند میں سے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ''اگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔'' (کتاب اشد العذاب صفحہ نمبر ۱۳) اس اعتراف کے بعد اہل علم وانصاف سمجھ سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے خلاف علماء دیوبند کا پروپیگنڈہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ (مولانا سعید احمد قادری صدیق اکبر ٹاؤن نیویں آبادی (دھلے) گوجرانوالہ۔ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء) (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ جون ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر ۱۲)